رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۶ | ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۸ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔

عنقریب کچھ ایسے مبلغ جنھوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ اور جو اپنے اخراجات کا آپ انتظام کرینگے ممالک غیر میں برائے تبلیغ جانیوالے ہیں مفصل اطلاع ان کی روانگی پر شائع کی جائیگی۔

عزیز عبد السلام صاحبزادہ حضرت خلیفہ اول رضی کچھ دنوں کے لئے کشمیر گئے ہیں۔

جناب حافظ روشن علی صاحب ایک تبلیغی دورہ پر ہیں ٭

نامہ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ ۲۲ جون سنہ ۱۹۲۰ء)

لنڈن میں عید

احمدی جماعت لنڈن نے ۱۷ جون کو گیارہ بجے صبح دار التبلیغ احمدیہ میں نماز عید الفطر ادا کی۔ دار الدعوت کی طرف سے مطبوعہ اطلاع تمام احباب کو ارسال کر دیگئی تھی۔ اسلئے باوجود تعطیل کا دن نہ ہونے کے دوست کام چھوڑ کر نماز کے لئے آ گئے۔ اس موقعہ پر مولوی فتح محمد سیال نے مناسب موزون خطبہ پڑھا۔ اور روزہ کا فلسفہ و عید کی حقیقت بیان کر کے بتایا کہ روزہ اسلامی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ اور اسلام محض اعتقادات کا نام نہیں۔ بلکہ اعتقادات کے ساتھ عبادات اعمال صالحہ بھی لازمی ہیں۔ عیسائیت نے لوگوں کا مذاق بگاڑ چھوڑا ہے۔ اور یہاں لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ جس طرح مسیحیت چند عقاید کا نام ہے۔ اسی طرح اسلام بھی ایمانیات کی چند باتوں کا نام ہے۔ اس لئے جو لوگ عیسائیت سے مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ اعمال میں کمزور رہتے ہیں۔ پس جو لوگ اسلام لائیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کریں۔ کیونکہ جب تک مسلمان ہو کر آپ لوگ نماز روزہ کے پابند نہ ہونگے۔ اپنی زندگی میں ایک تغیر وارد نہ کرینگے۔ آپ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں۔ اور حقیقتاً عید اسی کے لئے ہے۔ اور وہی عید منانے کا اہل ہے جو اپنے اندر حقیقی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

ہائڈ پارک میں وعظ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا سلسلہ تبلیغ جو لنڈن کے عمدہ خوشگوار موسم گرما سے فائدہ اٹھا کر ہائڈ پارک کے دروازہ پر شروع کیا ہوا ہے۔ بہت کامیاب ہو رہا ہے۔ گذشتہ ہفتہ قریباً

تمام ہے کہ تمام دنوں میں مبلغین اللہ کے رسُول محمد عربی اور حضرت نبی اللہ کا پیغام انگریز مرد و عورتوں کو پہنچاتے رہے ہیں۔ اور خدا کا احسان اور فضل ہے۔ کہ دانا انگریز مشرق سے آنیوالے داناؤں کی باتیں سنکر سمجھتے ہیں۔ بُت بنکر سنتے ہیں۔ مقرر پلیٹ فارم سے اُتر جاتے ہیں۔ تقریر ختم ہو جاتی ہے۔ بارش ہو رہی ہوتی ہے۔ مگر چھتری لگا لگا کر سننے کا شوق رکھنے والے اپنی جگہ سے نہیں ہلتے۔

اللہ کی تعریف ہو۔ محمد عربی پر صلوٰۃ و تحیات ہوں۔ اور مسیح موعود پر سلام ہو۔ کہ اللہ کی باتیں پُوری ہو رہی ہیں۔ اور مسیح موعود لنڈن میں کھُلی ہوا کے اندر سینکڑوں مرد و عورتوں کو اپنے خدام کے ذریعہ مخاطب کرتا ہے۔ اور یہ لوگ راہ چلتے مبلغین احمدیت کو ٹوپی اُتار کر سلام کر کے پیغام مسیح پہنچانے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ان تقریروں کا اثر ہے۔ کہ کئی سمجھدار مرد و عورتیں دارالدعوۃ میں آکر مزید معلومات حاصل کرنے لگے ہیں۔

لاریب حضرت احمد نبی اللہ تھے

مسٹر Maynard (مے نارڈ) نام ایک امریکن سیاح جو اسلام سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں ووکنگ مشن سے ہو کر احمدیہ دارالتبلیغ میں آئے۔ اور مبلغین سے ملاقات کی۔ نبوت احمدؑ کے متعلق اطمینان کیا۔ اور حضرت کی پیشگوئیاں متعلق اولاد و اشاعت اسلام و زارتیں۔ اور پھر جب حضور کا عربی کلام اس کے سامنے پڑھا گیا۔ تو چونکہ خود عربی جانتا تھا۔ اس لئے فوراً بول اُٹھا

"Ahmad was no doubt a Prophet of God."

"حضرت احمدؑ لاریب نبی اللہ تھے۔"

اور خدام مسیح موعود سے ملاقات کرنے کے بعد بے اختیار کہنے لگا۔

"I have, for the 1st time in my life met people like you."

"مَیں نے اپنی عمر میں پہلی مرتبہ آپ لوگوں جیسے آدمی دیکھے ہیں۔" +

ایک نومسلمہ کا خط

ہمارے احباب کو یاد ہوگا۔ کہ ایک نومسلمہ خاتون کے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے یہ منے لکھا تھا۔ کہ اس نے اسلام لاتے وقت عربی میں کہا تھا۔ "لیس من ھنا (منہ پر انگلی رکھکر) بل من ھنا (دل پر ہاتھ رکھکر)" اس غریب مریم کو بعض مصائب پیش آئیں۔ اور مسلمان کہلانیوالوں کے ہاتھ سے اُسے تکلیف ہوئی۔ مگر باوجود اس تکلیف کے وہ اپنے اسلام میں متزلزل نہیں ہوئی۔ اور لکھتی ہے:۔

"یہ نو ماہ ہوئے۔ کہ مَیں نے لنڈن چھوڑا تھا۔ اسوقت سے مجھے سخت دنوں کا سامنا رہا ہے۔ اور میرا ایمان بطور ایک نو مسلمہ کے سخت امتحان میں سے گذرا ہے۔ لیکن اس سخت امتحان نے مجھے اس ضرورت کے وقت امتحان میں کمزور نہیں دیکھا۔ اور آپ یہ سُنکر خوش ہونگے۔ کہ مَیں برابر محمد رسول اللہ کی صادقہ اور مخلصہ خادمہ ہوں"

پیغام کو پیغام

اخبار پیغام نے چودھری فتح محمد صاحب کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ وہ ووکنگ کے لوگوں کو نکما کہتے ہیں۔ اور ان کے کام کو وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اس اعتراض کے جواب میں مکرم چودھری صاحب فرماتے ہیں:۔

"اخبار پیغام میں مفتی صاحب کے کام پر گندے الفاظ میں اعتراض تھا۔ اسے پڑھکر میں نے ایک دوست سے کہا کہ یہ ووکنگ والے خالی بے کار ہیں اور نکمے بیٹھے ہیں۔ اس لئے ان کو اس قسم کے اعتراضات سُوجھتے ہیں۔ مَیں نے اس رنگ میں بات کی تھی۔ ورنہ ہمیں کیا معلوم کہ وہ کام کرتے ہیں یا نہیں۔ جو شخص اپنے ہاں مضامین لکھتے وقت کوئی دلچسپ بات نہ رکھتا ہو۔ وہ دوسروں پر حملہ کر کے دلچسپی پیدا کرنے کا خواہشمند ہوتا ہے۔

باقی رہا ہمارا کام۔ ہمارے ساتھ کون ہیں؟ کتنے ہیں؟ کیسے ہیں؟ ہمیں ان سوالات کے جواب میں کسی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ایک پردہ ہے۔ جو خود اُٹھ جائیگا۔ اور اصل حقیقت دنیا کے سامنے آجائیگی ہم یہ جانتے اور وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ ہم پر حملہ کرنیوالوں کے ساتھ کوئی انگریز نومسلم احمدی نہیں۔ جس طرح ہندوستان کے مسلمان ان کے ساتھ ہیں۔ اسی طرح انگریز بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اور ہمارے ساتھ جو ہیں۔ وہ تھوڑے ہیں۔ یا بہت غریب ہیں یا امیر احمدی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ ماننے والے ہیں۔ باقی رہا مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا۔ اس کے لئے تو سید امیر علی و سر آغا خان بھی وہاں جاتے ہیں۔ کیا وہ بھی غیر مبایعین کی جماعت میں شامل ہیں۔

جس قدر نو مسلم انگریز ووکنگ کے ساتھ شامل ہیں۔ اسی قدر وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ عالی جناب لارڈ ہیڈلے نے دارالتبلیغ احمدیہ میں بیٹھے ہوئے ڈاکٹر لیون سے بحث کی اور کہا۔ اگر حضرت عیسیٰ کے بعد محمد رسول اللہ نبی ہیں۔ تو محمد رسول اللہ کے بعد احمدؑ کیوں نبی اللہ نہیں۔

ہاں ایک بات میں ہم اپنے دوستوں کو ابھی تک کامیاب دیکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ان کی نومسلم انگریزوں کو ہمارے ساتھ شامل ہونے اور حضرت مسیح موعود کا پیغام سننے سے باز رکھنے کی کوششیں بوجہ مسجد، سیاسی خیالات، وسیع دسترخوان اور ہندوستانی غیر احمدی انکے اب تک بہت حد تک بارور ہیں۔ مگر تابکے۔"

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

اخبار احمدیہ

کوائف حیدرآباد و جماعت کولمبو کیلئے چندہ

جناب حکیم خلیل احمد صاحب صحت یافتہ ہو گئے ہیں۔ اور آپ نے ۱۷ جولائی سے باقاعدہ تبلیغی کام شروع فرما دیا ہے۔ جمعہ کے روز بمشورہ اخویم علی جناب عبداللہ الہ دین صاحب میں نے حکیم صاحب کے ذریعہ جماعت میں کولمبو کے سکرٹری صاحب کے مقدمہ کیلئے تحریک کردی۔ حکیم صاحب نے نہایت خوبی و عمدگی سے تحریک کی۔ تیس روپے سے زیادہ روپیہ چندہ ہو گیا۔

خاکسار سید بشارت احمد۔ سکرٹری جماعت حیدرآباد دکن۔

راولپنڈی میں احمدیہ پبلک لائبریری

خدا کے فضل سے انجمن احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے لائبریری و ریڈنگ روم رفاہ عام کیلئے بلا فیس محلہ میاں قطب دین میں کھولا گیا ہے۔ جس میں علاوہ انگریزی مذہبی لٹریچر کے دیگر اخبارات و رسالجات رکھے گئے ہیں شائقین فائدہ اُٹھائیں +

نیاز مند:۔ سکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان۔ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

پیام کی ہزلیات

(نمبر ۳)

ایڈیٹر پیغام کی قرآن دانی

ایڈیٹر صاحب پیام نے قل اللہ ثم ذرھم کے معنی اللہ منوا کر چھوڑ دو کرنیوالے مولوی محمد علی صاحب کا شاگرد رشید بنکر اپنی قرآن دانی کا بھی ثبوت دیا ہے۔ اور سورۃ الفیل کی تفسیر کرتے ہوئے اس کا مصداق حضرت خلیفہ کو قرار دیکر لکھا ہے کہ:-

"اس سورۃ کو الم تر سے شروع کیا ہے۔ حالانکہ اگر اس سے صرف گذشتہ قصہ کو یاد دلانا مقصود ہوتا۔ تو الفاظ الم تر (کیا تو نے نہیں دیکھا) سے اس سورۃ کو شروع نہ کرتا۔ کیونکہ یہ واقعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے بہت پہلے کا واقعہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسکو کیونکر دیکھ سکتے تھے۔ پس اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ جس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر یہ ظہور پذیر ہوا۔ اس طرح زمانہ آئندہ میں بھی ظاہر ہونیوالا تھا"

ہم ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں گذارش کرنیکی جرأت کرتے ہیں۔ کہ اگر الم تر کے یہ معنے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ اسلئے درست نہیں ہو سکتے۔ کہ یہ واقعہ رسول کریم کے زمانہ سے پہلے کا ہے۔ تو ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ پھر آئندہ زمانہ کے متعلق کیسے آپ کے دعوے کو مان لیا جائے۔ کہ وہاں معنے متحقق ہونگے۔ کیونکہ پہلا واقعہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ تو زمانہ آئندہ میں ہونیوالا واقعہ بھی تو نہ دیکھا ہوا ہے۔ اسلئے اسپر منطبق کرنا بھی جہالت ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ الم تر کا یہ مطلب نہیں کہ کیا تو نے آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ بلکہ اسکے معنے یہ ہیں کہ کیا تجھ کو نہیں معلوم۔ اور علم کے لئے آنکھوں سے کسی واقعہ کا دیکھنا ضروری نہیں۔ اسکے علاوہ ایڈیٹر صاحب نے اس سورۃ کے متعلق جو خیال ظاہر کئے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جناب عالی کو قرآنی فصاحت و بلاغت تو کیا کسی زبان کی انشاء پردازی کی خوبیوں کا بھی علم نہیں کیونکہ یہ انشاء پردازی کا ایک عام اور مقبول طریق ہے کہ کسی گذشتہ واقعہ کا اس طرح ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ گویا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے کا واقعہ ہے۔ اور اس قسم کی مثالیں خود قرآن کریم میں ایک آدھ نہیں۔ متعدد مل سکتی ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہ قرآن قصوں کی کتاب نہیں کوئی واقعہ اسی لئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے ہی واقعے آئندہ ظہور پذیر ہونے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ کہ پیغام کا جاہل اور نادان ایڈیٹر جسپر چاہے اس سورۃ کو منطبق کر دے۔

سورۃ الفیل کا مطلب

اگرچہ ہم ایڈیٹر پیغام کی اس بے ہودہ سرائی [illegible] کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ دکھانے کے لئے کہ ان [illegible] زبان و قلم سے ہمارے خلاف جو کچھ بھی نکلتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے بالکل خلاف ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس سورۃ کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اُسے پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ:-

"اسمیں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا۔ یعنی ان کا مکر اُلٹا کر ان پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے جانور ان کے مارنے کے لئے بھیجے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں۔ بلکہ مٹی تھی۔ سجیل پکی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورہ شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ قرار دیا ہے۔ اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔

یعنی آپ کی ساری کارروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں۔ اور جو تدابیر عمل میں لاتے ہیں۔ انکو تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو اُلٹا کر دیتا ہے۔ کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا۔ ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائیگی۔ جب کوئی اصحاب الفیل پیدا ہوگا۔ تب ہی اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے۔ پادریوں کا اُصول یہی ہے۔ ان کی چھاتی پر اسلام ہی بوجھ ہے ورنہ باقی تمام مذاہب ان کے نزدیک تو مردہ ہیں

اسوقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے۔ اور اصحاب فیل زور میں ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ پھر وہی نمونہ دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وہی کام لیگا۔ ہماری جماعت ان کے مقابلہ میں کیا ہے۔ ان کے اتفاق اور طاقت اور دولت کے سامنے نام بھی نہیں رکھتے لیکن ہم اصحاب الفیل کا سا واقعہ دیکھتے ہیں کہ کیسی تسلی کی آیات نازل فرمائی ہیں۔

مجھے بھی یہی الہام ہوا جس کو صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نُصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہیگی۔ ہاں اسپر وہی یقین رکھتے ہیں جنکو قرآن سے محبت ہو۔ اگر قرآن سے محبت نہیں اسلام سے اُلفت نہیں وہ ان باتوں کی کب پروا کر سکتا ہے۔ اسلام اور ایمان یہی ہے کہ خدا کی رائے سے رائے ملائے۔ جو اسلام کی عزت اور غیرت نہیں کرتا۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ خدا کو اسکی عزت اور غیرت کی پروا نہیں ہوتی۔ اور

دیندار مسلمان نہیں۔ خدا کی باتوں کو حقیر مت سمجھو۔ اور ان لوگوں کو قابل رحم سمجھو۔ جنھوں نے تعصب کی وجہ سے حق کا انکار کر دیا۔ اور کہدیا کہ امن کے زمانہ میں کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہے گی" (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۷ر جولائی سنہ ۱۹۰۱ء)

اس سے ظاہر ہے کہ اصحاب الفیل کون ہیں۔ اور وہ پرندے کون ہیں۔ جو خدا کی طرف سے ان کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اور جس طرح کعبۃ اللہ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کا وجود ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اتم واکمل سیدنا حضرت مسیح موعود کی ذات بابرکات اور آپکی جماعت پر اصحاب الفیل کی طرح سازو سامان رکھنے والے لوگوں نے حملہ کرنے تھے۔ اور بعض نادانوں نے حق کو دیکھنے کے بعد پھر اپنی ایڑیوں پر پھر کر اس بدقسمت قوم میں جا شامل ہونا تھا۔ اس لئے خدا نے اپنے مسیح موعود کو یہی الفاظ الہام کئے۔ اور انہی فتنوں کے دفعیہ کے لئے ہمارا امام روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرتا ہے۔

پیغام کی غلط بیانی

آخری اعتراض جو جناب ایڈیٹر صاحب پیغام نے کیا ہے اور جو انکی برائے نام احمدیت کے ملمع کو بالکل اتار کر ان کی اندرونی تاریکی اور ان کے عقاید اور ایمان کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے یہ ہے کہ:۔

"اصحاب (فیل۔ ناقل) کا مقصد عرب کعبۃ اللہ پر حملہ کا یہ تھا کہ ان کے اپنے کنیسہ کی رونق بڑھے۔ اسی طرح میاں محمود کا مقصد عرب اور مقامات مقدسہ مکہ معظمہ وغیرہ نصاریٰ کے سپرد کر دینے کا یہی ہے کہ ان کے قادیانی بیع؎ کی رونق بڑھے"

کس قدر ظلم ہے۔ کہ مذہب کی آڑ میں جھوٹ بولا جاتا ہے ہم پیغام کے ایڈیٹر اور مولوی محمد علی اور تمام پیغامیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ دکھائیں کہ کہاں سیدنا محمود نے عرب اور مکہ وغیرہ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اسے عیسائی قابض ہو جائیں۔ بلکہ آپ نے تو یہ لکھا ہے کہ عیسائیوں کے اثر سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان عربوں کی آزادی کے خلاف کچھ نہ کہیں تاکہ وہ اپنی آزاد حکومت کے باعث عیسائیوں کے اثر سے مکہ وغیرہ کو بچا سکیں

لیکن پیغام جھوٹ موٹ محض افترا کی راہ سے کہتا ہے کہ "میاں محمود" عرب اور مکہ عیسائیوں کو دینا چاہتے ہیں۔ کیا یہ لعنتیوں کا کام نہیں کہ مذہب کا نام لیکر جھوٹ کو جائز قرار دیا جائے۔

قادیان کے متعلق پیغام کی بدزبانی

باقی رہا پیغام کا قادیان کو ابرہہ کے کنیسہ کے مقابلہ میں بیع کہنا۔ یہ پیغام اور اس کے امیر کی ایمانی پردہ دری ہے کیونکہ ابرہہ کا کنیسہ کنیسہ ہی تھا۔ کہ خدا نے اس کے کنیسہ ہونے کی گواہی دی۔ اور اسکے برباد کرنے کے سامان مہیا کئے۔ لیکن قادیان جو ایک خدا کے مرسل کے مبعوث ہونے کی جگہ ہے۔ کون خدا کا مرسل وہ جسکو اب تک تم بھی مجدد کہتے ہو۔ اور جس کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اب بھی تم نے چند بدقسمتوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسا رکھا ہے۔ اس کے نزول کی جگہ اور وہ مقام ہے جہاں خدا کا تازہ کلام اور وحی برسوں نازل ہوتی رہی اور جس کو خدا نے دنیا کے لئے مرکز اور ایک نشان بنایا اور جو ان اصحاب صفہ کا مقام ہے۔ جن کی تعریف و توصیف حضرت مسیح موعود کی وحی میں کی گئی ہے مخالف اگر قادیان پر ہنسی اڑائیں تو اڑا سکتے ہیں۔ کیونکہ مخالفین اسلام کی نظر میں تو کعبۃ اللہ بھی محض ایک بت خانہ ہے جہاں اب بھی پتھر کی پوجا ہوتی ہے۔ مگر ہم میں سے ہر ایک مسلمان جس طرح کعبہ کی حقیقت و عظمت کو جانتا ہے اسی طرح ہر ایک احمدی قادیان کی شان کو سمجھتا ہے۔ لیکن کسی کا احمدی کہلا کر اسکے متعلق ایسے بے ہودہ الفاظ استعمال کرنا حد درجہ کی بے شرمی اور بے غیرتی ہے۔ کیا وہ شخص جس کی نظر میں خدا تعالیٰ اور مسیح موعود کا کلام ہو۔ وہ کبھی قادیان کو ابرہہ کا کنیسہ کہہ سکتا ہے۔

قادیان کی شان حضرت مسیح موعود کے نزدیک

یہ تو وہ مقام ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کو کشفی طور پر قرآن کریم میں دائیں طرف لکھا ہوا دکھایا گیا۔ پھر یہ وہ مقام ہے۔ جس کی شان خدا کا مسیح اس طرح بیان فرماتا ہے کہ:۔

"قادیان" یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے" (دافع البلاء صفحہ [illegible])

پھر فرمایا کہ:۔

"ایک دن آنیوالا ہے۔ جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا دے گی۔ کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے" (دافع البلاء صفحہ ۱۰)

اللہ اللہ! خدا کا مسیح تو یہ تحدی کرتا ہے یہ اعلان کرتا ہے یہ اشتہار دیتا ہے۔ کہ قادیان ایک دن سورج کی طرح چمک کے دکھلا دیگی۔ کہ یہ ایک سچے کا مقام ہے۔ مگر بعض اس کی پیروی کا دعویٰ کرنے والے غیروں سے بھیک ملنے کی امید میں ابرہہ کے کنیسہ کے مقابلہ میں قادیان کو بیع قرار دیتے ہیں۔ کیا اب بھی ان لوگوں کو سیدنا مسیح موعود سے کوئی تعلق رہگیا۔ کیا اب بھی ان کے دل میں رتی بھر حب مسیح کی رمق باقی ہے ہرگز نہیں

ایک نظم میں حضرت مسیح موعود اللہ تعالے کے احسانات کا جو آپکی ذات پر ہیں۔ یوں ذکر فرماتے ہیں کہ:۔

"اک ذرہ اسکے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب و بیکس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کو اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

؎ یہود کا عبادت خانہ۔ ناقل

اس زمانے میں خدا دے گا بھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرور روزگار ۔

پھر ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ :-

" خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے
وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے ۔
زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہور عون و نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے
سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اُٹھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی "

غور کرو اگر سلسلہ کے مرکز قادیان کو جو خدا کے رسول کا تخت گاہ اور آیات الٰہیہ کے ظہور کا جلوہ گاہ ہے ۔ جسکے ذرہ ذرہ سے صداقت مسیح محمدی ظاہر ہے ۔ تم بیع قرار دیتے ہو تو کیا تم اس طرح صداقت مسیح موعود کے بے شمار نشانات کا ابطال نہیں کرتے اور پھر کیا تم اس کو جھٹلا کر مسیح موعود کی صداقت کے لئے لاہور کو کسی رنج سے بھی پیش کر سکتے ہو ۔ وہاں کہاں تم وہ عظیم الشان نشان دکھاؤ گے ۔ جہاں مسیح موعود کے پاس آنیوالوں کی کثرت کے باعث رستوں پر گڑھے پڑ گئے ہوں جیسا کہ خدا کا وعدہ تھا ۔ کیا تمہیں شرمندہ ہو کر قادیان کا نام نہیں لینا پڑیگا ۔ پس جب قادیان ہی منظر آیات مسیح موعود ہے ۔ تو پھر تم کیوں اسکو بیع سے تشبیہ دیتے ہو ۔

صبح کو ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ

آجکل اخباروں میں یہ بحث گرم ہے ۔ کہ امسال حج کو جانا چاہیئے یا نہیں ۔ غیر احمدیوں کے مفتی اکبر مسٹر ظفر علی فرماتے ہیں ۔ امسال حج کے لئے نہیں جانا چاہیئے کیونکہ شاہ حجاز مسلمانوں سے اپنی خلافت کی بیعت زبردستی لے لیگا ۔ اور مفتی اصغر مولوی ثناء اللہ کہتے ہیں کہ جانا چاہیئے اگر شریعت نے " ایسی بیعت " لے بھی لی

" تو کیا اس کے متعلق اسلام کا کوئی حکم ہے ۔ کہ ایسی بیعت کا بھی بایع کا پورا کرنا فرض ہے ۔ حاجی بیعت کر کے ادھر سے آئیں ۔ ادھر زمیندار وغیرہ میں فسخ بیعت کی فہرست قادیانی بیعت کی طرح چھپنی شروع ہو جائے ۔ اور اس کا نتیجہ بجز مخول اور استہزا کے اور کیا ہو گا "

اسکے متعلق مسٹر ظفر علی فرماتے ہیں :-

" حاجیوں کا مکہ میں پہنچنا اور شریف مکہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کی خلافت کا اقرار کرنا اور پھر ہندوستان آتے ہی اس اقرار سے پھر جانا کہاں کا اسلام ہے ۔ کیا مولانا ثناء اللہ اب تقیہ کے بھی قائل ہو گئے ہیں ۔ کہ اگر حریف تڑسے منہ پر ایک چانٹا رسید کرے اور کہلوائے کہ محمد رسول اللہ نہیں تھے ۔ تو اجازت ہے کہ چانٹے کے ڈر سے یہ اقرار کر لیا جائے ۔ اور چانٹے کا خوف دور ہوتے ہی پھر رسالت پر ایمان لے آیا جائے مولانا معاف فرمائیں ۔ ہم مسلمانان ہند کو اس قسم کی مداہنت فی الدین کی اجازت نہیں دے سکتے "

اسی مضمون میں مسٹر ظفر علی یہ بھی لکھتے ہیں :-

" اگر امام حسین علیہ السلام بھی اسی منطق پر عمل کرتے تو کوفہ میں جاکر یزید کی بیعت کر لیتے ۔ اور پھر واپس مدینہ تشریف لاکر بیعت فسخ کر دیتے ۔ اور ایک جماعت تیار کر کے یزید کی مخالفت پر کمر باندھ لیتے ۔ لیکن صداقت اس کا نام نہیں اور اسلام ایسی عیاری کی اجازت نہیں دیتا " (زمیندار ۱۰ ، جولائی)

اگرچہ مسٹر ظفر علی نے مولوی ثناء اللہ کے الفاظ کی اپنے رنگ میں تشریح اور توضیح کر دی ہے ۔ لیکن اس پر ہم بھی کچھ اضافہ کرنا چاہتے ہیں ۔ اور وہ یہ کہ مولوی ثناء اللہ نے شاہ حجاز کی بیعت کرنے والوں کو جو صورت بتائی ہے ۔ وہ اسی طرح کی ہے ۔ جس طرح سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اسوقت کے یہودیوں نے اپنی قوم کو بتائی تھی کہ وقالت طائفة من اهل الکتٰب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجه النهار واکفروا اٰخره لعلهم یرجعون ۔ (سورہ آل عمران رکوع ۸)

اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ دن کے ابتدائی حصہ میں اس چیز پر ایمان لے آؤ جو نازل کی گئی ہے ۔ ان مسلمانوں کے ایمان پر ۔ اور شام کے وقت انکار کر دو ۔ تاکہ مومن بھی اس صبح کے ایمان اور شام کے انکار سے متاثر ہو کر ہم میں لوٹ آئیں ۔

مولوی ثناء اللہ کے الفاظ سے یہ بات بھی صاف طور پر ظاہر ہے ۔ کہ وہ چند ایک نام جن کے سلسلہ احمدیہ سے مرتد ہونے کا اعلان زمیندار وغیرہ اخبارات میں ہوا ہے ۔ وہ ایسے ہی تھے ۔ جیسے شاہ حجاز کی بیعت کرنیوالے ہونگے ۔ اور جن کی حقیقت زمیندار نے وضاحت سے ظاہر کر دی ہے "

کسی کے ارتداد سے خدائی سلسلہ پر حرف نہیں آسکتا

مولوی ثناء اللہ نے سلسلہ حقہ کے جن مرتدین کو بطور مثال پیش کیا ہے ۔ اہل قرآن کی حیثیت اور قدر و عظمت جو مسٹر ظفر علی ایسے مخالفین حق اور دشمنان حقانیت کی نظر میں ہے ۔ وہ سطور بالا سے ہی ظاہر ہے ۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ جو لوگ مرتد ہوتے ہیں ۔ ان سے سلسلہ حقہ کی صداقت میں فرق نہیں آسکتا ۔ کیونکہ خدائی سلسلوں میں ارتداد کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے ۔ مگر خدا کا وعدہ ہے ۔ یا ایها الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم ویحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم ذٰلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله واسع علیم ۔ انما ولیکم الله ورسوله والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وهم راکعون ومن یتول الله ورسوله والذین اٰمنوا فان حزب الله هم الغالبون ۔ (سورہ المائدہ رکوع ۸)

کہ اگر اس کے سلسلہ سے کوئی مرتد ہو گا ۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی بجائے ایسی قوم کو اپنے سلسلہ میں لائیگا ۔ جو اس سے محبت کریگی ۔ اور وہ اس سے محبت کریگا ۔ اور وہ لوگ جو نئے سلسلہ میں داخل ہونگے ۔ وہ مومنوں کے لئے تو خاکسار اور منکسر ہونگے ۔ مگر کفار کے لئے وہ بڑی شان اور دبدبے کے لوگ ہونگے ۔ جن کا خدائی سلسلہ میں داخل ہونا کفار کے سینوں میں بھالے کی طرح لگیگا ۔ اور وہ لوگ جو سلسلہ میں داخل ہونگے ۔ شور و شر کرنیوالے نہ ہونگے بلکہ عملی روح ان میں ہو گی ۔ اور خدا کی راہ میں جانیں لڑا دینگے اسکے دین کو جس طرح مرد ان طور پر پھیلے پھیلا دینگے ۔

وہ لوگوں کی لومۃ لائم یعنی ٹھٹھے سے نہیں گھبرائینگے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اللہ بہت واسع اور علیم ہے۔ اللہ تمہارا دوست ہے۔ اور اس کا رسول اور وہ مومن جو نمازیں پڑھتے۔ زکوٰۃ دیتے اور عبادتگذار ہیں (رکوع) اور جو شخص اللہ اور اللہ کے رسول اور مومنین سے الگ ہو گا۔ وہ کچھ بھی خدائی سلسلہ کا بگاڑ نہیں سکیگا بلکہ اللہ کی جماعت اور اس کا سلسلہ ہی غالب رہیگا۔

یہ خدا کا وعدہ ہے۔ جسمیں تخلف نہ کبھی ہوا ہے نہ آیندہ ہو گا اگر کوئی خشک شاخ جس کا درحقیقت سلسلہ احمدیہ سے پہلے ہی کوئی تعلق نہ تھا۔ اور وہ مرتدین جن میں واقعی ایسے لوگ ہیں۔ جو صبح کو ایمان لائے۔ اور شام کو منکر ہو گئے۔ تو ان کے بدلے میں اللہ تعالےٰ نے اپنے سلسلہ میں داخل ہونے کی سینکڑوں کو توفیق دی ہے۔ جنمیں بعض ایسے وجود بھی ہیں۔ جو اپنی علمی اور دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے بہت اعلےٰ درجہ رکھتے ہیں۔ اور جن کے متعلق اُمید ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے۔ تو وہ اس کے دین کے اعلےٰ درجہ کے خادم ہوں۔

مُرتدین کے مقابلہ میں داخل سلسلہ ہونیوالے

مُرتد ہونیوالوں کے وہ چند ایک نام جن پر مولوی ثناء اللہ نے فخر کیا ہے۔ انہیں سے بعض تو ایسے ہیں۔ جو بالکل فرضی ہیں۔ اور ان کا مسمّیٰ دنیا پر نہیں پایا جاتا۔ جیسا کہ ہمارا اخبار دیکھنے والوں سے مخفی نہیں لیکن ان تمام فرضی اور غیر فرضی لوگوں کی تعداد ۱۵ یا ۱۶ سے متجاوز نہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ابتی ایام میں سو سے زائد نئے آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں جن میں صاحب علم۔ ذی وجاہت اور بڑے بڑے معززین بھی ہیں۔ یہ بات ہم نے صرف ان لوگوں کے لئے بیان کی ہے۔ جن کی نظر دنیاوی وجاہت اور اعزاز تک ہی محدود ہوتی ہے۔ ورنہ ہم تو ہر اس شخص کو جو حزب اللہ میں شامل ہوتا ہے۔ معزز اور مکرم ہی سمجھتے ہیں۔

اب وہ لوگ جو کسی شامت کے مارے یا کسی شرارت کے فرضی اعلان فسخ بیعت پر بغلیں بجاتے اور پھولے نہیں سماتے بتائیں کہ کیا خدا کا یہ وعدہ کہ ایک مرتد کے مقابلہ میں ایک جماعت اسکے سلسلہ میں داخل ہوگی۔ ہمارے ساتھ پورا ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر ہو رہا ہے اور یقیناً ہو رہا ہے تو انہیں ایسے لوگوں کے ارتداد پر خوش ہونے کی بجائے ماتم کرنا چاہیئے۔ جن کو ان کی ناپاکی اور گندگی نے خدا تعالےٰ کے پاک سلسلہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے مخالفین کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر یہ سلسلہ جھوٹا ہوتا۔ تو اس کو ان کی کوششوں سے مٹ جانا چاہیئے تھا۔ مگر جو طریق اس کے مٹانے کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تو اس سے ہزاروں درجہ بہتر طریق اس کی حفاظت اور ترقی کے پیدا کرتا ہے۔ کیا مخالف اب بھی کہینگے۔ کہ وہ جیت رہے ہیں۔ حالانکہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے جگر کے ٹکڑوں کو اللہ تعالیٰ احمدیت پر نثار کر رہا ہے۔

مسٹر گاندہی کو وزیر ہند کی تنبیہ

مسٹر رابرٹ گائن اور دیگر پارلیمنٹ کے ممبروں کے جواب میں جنھوں نے خلافت کمیٹی میں مسٹر گاندہی کی سرگرمیوں کے متعلق سوال کیا۔ مسٹر مانٹیگو وزیر ہند نے کہا کہ مسٹر گاندہی نے ہندوستان کی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اور ان کا کیرکٹر بہت اعلیٰ ہے۔ لیکن اگر گذشتہ سال کے واقعات کے بعد بھی مسٹر گاندہی نے موجودہ شکل میں ایجی ٹیشن جاری رکھا تو یہ خیال قائم نہیں رہے گا۔ گورنمنٹ ہند اور صوبوں کی گورنمنٹیں صورت معاملات کی بغور نگرانی کر رہی ہیں اور انفرادی تدابیر اختیار کر رہی ہیں۔ مجھے اطمینان ہے کہ وہ امن وامان قائم رکھنے کے لئے تمام ضروری کارروائیاں عمل میں لائیں گی۔ ان کی کارروائیوں میں پارلیمنٹ کا دخل دینا خطرناک ہو گا۔ مسٹر گاندہی کی موجودہ کوششیں بہت ضرر رساں ہیں۔ لیکن میں یہ مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے متعلق گورنمنٹ ہند ہی مناسب کارروائی کرے۔ جس پر مجھے پورا پورا اعتماد ہے۔ موجودہ مشکل حالات میں گورنمنٹ ہند جو کارروائی کرنا ضروری سمجھیگی۔ میں اس کی حمایت کروں گا "

حال میں مسٹر گاندہی کے لاہور آنے پر جو جلسہ ہوا۔ اسمیں تقریر کرتے ہوئے مسٹر شوکت علی نے مذکورہ بالا تنبیہ کے متعلق کہا کہ اگر خدانخواستہ مہاتما گاندہی پر کوئی سختی ہوئی۔ تو مسلمان ان پر اپنی جانیں فدا کر دینگے اور ڈاکٹر کچلو نے کہا۔ مسٹر مانٹیگو نے اپنی جدید حکمت عملی کا اعلان کرتے ہوئے۔ جو دہمکی دی ہے۔ اس کی ہرگز پروا نہ کی جائیگی۔ چودہری رام بھجدت نے جو اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے کہا ہم پنجابیوں کے خون میں لڑائی ہے۔ اگر مہاتما جی کی طرف کوئی ترچھی نگاہ بھی کرے۔ تو سمجھ جاؤ دُنیا بگڑ جائیگی۔

لیکن ان کے مقابلہ میں مسٹر گاندہی نے کہا کہ میرے بھائی شوکت علی اور چودہری نے کہا کہ آپ میرے پکڑے جانے پر بگڑ جائینگے۔ یہ ہرگز نہ ہو۔ یہ راستہ کامیابی کا نہیں ہے۔ بلکہ برداشت کرتے جانا ہی ترقی کا راز ہے۔ اس کومت بھولو۔ اگر جوش سے کام لیا۔ تو آپ کا خون بھی بے فائدہ جائیگا۔ اور کامیابی کی بجائے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑیگا۔

دیکھئے۔ اگر وہ وقت آیا۔ جس کا خیال کیا جاتا ہے۔ تو اسوقت مسٹر گاندہی کی ہدایت پر عمل کیا جائیگا یا مسٹر شوکت علی چودہری رام بھجدت اور ڈاکٹر کچلو کی تجویز پر۔

خلافت ٹرکی اور مولوی ثناءاللہ

باوجود اس کے کہ ہم ترکوں کے ساتھ ہر طرح سے ہمدردی ظاہر کر چکے ہیں۔ ان کی مشکلات اور مصائب کو کم کرنے کا طریق بتا چکے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش بھی کر چکے ہیں۔ وہ لوگ جنھیں ہمارے سلسلہ سے خاص طور پر عداوت اور دشمنی ہے۔ اور جو اسی مخالفت کے صدقے اپنا پیٹ پال رہے ہیں۔ یہی کہتے چلے جا رہے ہیں۔ کہ چونکہ ہم سلطان ٹرکی کو خلیفہ نہیں مانتے۔ اسلئے ہم سے ہر قسم کے تمدنی اور معاشرتی تعلقات منقطع کر دینے چاہئیں۔ اور ہر طرح سے دُکھ اور تکلیف پہنچانی چاہیئے۔

ہماری جماعت اس قسم کی اشتعال انگیز تحریکوں کی وجہ سے نہایت سخت تکالیف کو بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کر رہی ہے۔ اور اسوقت تک کرتی رہیگی۔ جب تک کہ پانی سر سے نہ گذر جائے۔ لیکن کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ مولوی ثناءاللہ جو ہمارے خلاف خلافت ٹرکی کے معاملہ کو پیش کر کے اشتعال دلانے والوں کے سرگروہ ہیں۔ وہ خود بھی سلطان ٹرکی کو خلیفہ نہیں تسلیم کرتے۔ اور نہ اس کی خلافت

کو مذہبی حیثیت سے خلافت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جب "زمیندار" نے یہ لکھ کر لوگوں کو حج بیت اللہ سے روکنے کی کوشش کی کہ جو لوگ وہاں جائینگے۔ ان سے شاہ حجاز اپنی خلافت کی زبردستی بیعت لیگا۔ تو اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ نے لکھا:۔

"بیعت خلافت ان دنوں تھی۔ جن دنوں حسب تعلیم اسلام خلیفہ منتخب ہو کر مقرر ہوتا تھا۔ لیکن جب سے ملک عضوض پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی حکومت کا مبنیٰ اپنے غلبے یا ولایت عہد موروثی پر قرار دیا۔ نہ کسی بیعت کی ضرورت نہ رضا کی نہ شوریٰ کی نہ کمیٹی کی۔ پھر اب شاہ حجاز کیوں ایسا کرنے لگا۔"

گویا مولوی ثناء اللہ کے نزدیک اب بیعت خلافت کسی کی نہیں ہے۔

(۲) اب کوئی شخص حسب تعلیم اسلام خلیفہ منتخب نہیں ہوتا۔

(۳) اب ملک عضوض پیدا ہو گئے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے نزدیک اب کوئی خلیفہ نہیں ہے۔ اور وہ سلطان ٹرکی کو حسب تعلیم اسلام خلیفہ نہیں مانتے بلکہ اسے ملک عضوض میں شامل کرتے ہیں۔

بندے ماترم اور دوسرے اخبار

چند دن ہوئے اخبار بندے ماترم نے لکھا تھا کہ اسے معلوم ہوا ہے پنجاب کے بعض اخبار والوں کو گورنمنٹ کی طرف سے امداد ملتی ہے اور اس نے دریافت کیا تھا کہ کیا کوئی شخص اس امر پر روشنی ڈالیگا کہ پنجاب کے کس کس اخبار و اخبار نویس کا تعلق پنجاب پبلسٹی کمیٹی کے عہدیداروں سے ہے۔

اسپر پنجاب کے کئی ہندو مسلمان اخبار نویس بڑی ناراضی کا اظہار کر رہے ہیں اور اسکو اپنی ہتک سمجھکر بندے ماترم کے خلاف جلسے کرکے ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں۔ اگر بندے ماترم نے اس سوال کے دریافت کرنے میں اخبار نویسوں کی ہتک کی ہے۔ تو کیا جب اسی اخبار نے خدا تعالیٰ کی ہتک کی تھی۔ اسوقت بھی ان اخبار والوں کو کوئی رنج محسوس ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق نامناسب الفاظ استعمال کرنے پر الفضل نے نوٹس لیا تھا۔ اور الفضل کے علاوہ آریہ اخبار پرکاش نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ اسکے علاوہ ہم نے کسی اخبار میں اسکے متعلق کچھ نہیں دیکھا۔

کیا اس سے یہ نہیں ظاہر ہوتا ہے کہ ان اخبار نویسوں کی نگاہ میں

خطبۂ جمعہ

حرکت میں برکت ہے

از سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

فرمودہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر چیز میں حرکت ہے

انسانی حالت بلکہ ہر ایک چیز کی حالت دو باتوں سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ یا تو اوپر کو جاتی ہوگی۔ ترقی کر رہی ہوگی یا تنزل کی طرف جا رہی ہوگی۔ ان دونوں حالتوں کے علاوہ کوئی تیسری حالت نظر نہیں آتی۔ وہ حالت جو کھڑی اور ٹھہری ہوئی کہلاتی ہے درحقیقت کوئی حالت نہیں۔ قدرت نے انسان اور تمام موجودات میں حرکت رکھی ہے۔ ہر ایک چیز کا ہلنا آگے کی طرف ہوگا یا پیچھے کی طرف۔ کھڑی رہنے والی کوئی چیز نہیں۔ جو چیز ہمیں کھڑی نظر آتی ہے۔ وہ ہماری نظر کی غلطی ہے۔ ہم اس کی حرکت کو سمجھ نہیں سکتے۔ ورنہ وہ ترقی کر رہی ہے یا تنزل۔ ہر آن انسان ترقی کر رہا ہوگا یا تنزل یا کامیابی کی طرف جا رہا ہوگا یا ناکامی کی طرف۔ یا علم حاصل کر رہا ہوگا یا جہالت کی طرف لوٹ رہا ہوگا۔ باریک در باریک ذرائع سے اس کے اندر حرکت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ خود نہیں سمجھتا

بچہ کے کان میں اذان دینے کی وجہ

یہی وجہ ہے ہماری شریعت نے بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اذان دینا مقرر فرمایا ہے بچہ اس وقت اس اذان کو نہیں سمجھتا۔ مگر خالق فطرت جانتا تھا کہ یہ وقت ہے۔ کہ اس میں ایک حرکت ہے جسکو یہ نہیں جانتا۔ مگر وہ حرکت بری بھی ہو سکتی ہے۔ اچھی بھی اس لئے ایسی حالت میں ایک ایسی حرکت اسکو دیگئی ہے جو اچھائی کی طرف لیجانیوالی ہے۔ اس بات کو جہالت کی بات سمجھا جاتا تھا۔ جب تک دنیا نے ان علوم کو معلوم نہ کر لیا۔ بچہ کے کان کی اذان کو رسم کہا جاتا تھا۔ لیکن علوم نے نکلکر بتادیا کہ یہ بات حکمت کی بات تھی۔ اور یہی بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سو (۱۳۰۰) سال قبل خدا سے علم پاکر بتادی تھی۔

حرکت ترقی کی طرف ہوگی یا تنزل کی طرف

پس یہ ایک مسلمہ اور ثابت شدہ بات ہے۔ کہ انسان ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ وہ حرکت خواہ جہالت کی طرف ہو۔ خواہ علمی میدان کی طرف اور اس کے اسباب و محرکات بھی ہوتے ہیں۔ گو وہ مخفی ہوں اور جنکو وہ شخص جس میں تغیر ہو رہا ہے۔ نہ جانتا ہو۔ اور درحقیقت بعض اوقات وہ تغیرات اور وہ حرکات جو صادر ہوتی ہیں۔ اس قدر باریک ہوتی ہیں۔ کہ انسان ان کا پتہ نہیں لگا سکتا۔ ہاں ممکن ہے کہ اس قسم کے آلات نکال لئے جائیں۔ جن سے اس تغیر کا پتہ لگ جایا کرے۔

اسکے ماتحت اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہو گا کہ ہم کھڑے نہیں تھے۔ بلکہ چل رہے تھے۔ یا ہم ترقی کی طرف جا رہے تھے۔ یا تنزل کی طرف۔ بدی کی طرف ہمارا قدم اٹھ رہا تھا یا نیکی کی طرف۔ پس جب ایسی حالت ہے۔ تو ہم ہر وقت خطرے میں ہیں۔ اس لئے بہرحال کوشش میں مصروف رہنا چاہیئے کہ کبھی وقت نادانی سے اُلٹے نہ چل پڑیں۔ اور ہمیں علم بھی نہ ہو۔ جب دیکھیں تو معلوم ہو۔ کہ ہم تنزل کی طرف جا رہے تھے اور بغیر علم کے تباہی میں پڑ جائیں۔ ضرورت ہے کہ ہوشیاری کے ساتھ آگے کی طرف قدم بڑھائیں۔ پیچھے کی حرکت سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہم آگے کی طرف جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک حالت پر رہتا ہے۔ اس کا ایمان خطرے میں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے آگے کی طرف بڑھ رہا ہو یا پیچھے کی طرف جا رہا ہو۔ اور اگر پیچھے کو ہٹ رہا ہو۔ تو ایک وقت آئے اور اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔ ایمان کے بچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ترقی کی طرف جا رہا ہو۔ پس مومن کو کوشش کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ایمان اور اعمال میں ہمیشہ بڑھتا رہے۔

قربانیوں کی ضرورت

ایک خاص امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ دنیا میں اعمال چند قسم کے ہوتے ہیں۔ مالی قربانی۔ جانی قربانی عزت کی قربانی۔ دماغی قربانی۔ وہ بھی قربانی کا ایک حصہ

ہے۔ دراصل یہ تین ہی قربانیاں ہیں۔ مالی قربانی۔ جسمانی قربانی۔ عزت کی قربانی۔ باقی تمام قربانیاں اسکے نیچے آجاتی ہیں۔ ان میں سے جس قربانی میں کمی کی جائے۔ اسی کی کمی کے باعث ذلیل ہونا پڑیگا۔

ہماری جماعت بھی ایک خدمت عظیم کیلئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس کا دعوےٰ ہے۔ کہ یہ دنیا میں ایک تغیر پیدا کردیگی اسوقت ہماری مثال ظاہری نظروں میں ایسی ہے۔ جیسی کہ اس جانور کی جو رات کو ٹانگیں اوپر کرکے سوتا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا۔ کہ تو اس طرح کیوں سوتا ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ ساری دنیا تو سو جاتی ہے۔ میں اس لئے اس طرح سوتا ہوں کہ اگر رات کو آسمان گر پڑے۔ تو میں اسکو اپنی ٹانگوں پر اٹھا لوں۔ اور لوگ نیچے سے نکل کر بچ جائیں۔ یہ ایک لطیفہ ہے۔ ہماری حالت اور اس میں فرق یہ ہے۔ کہ یہ ایک لطیفہ ہی ہے۔ اور ہمارے ساتھ خدا کا وعدہ ہے۔ کہ اگر ہم اس کی راہ میں کوشش کریں۔ تو ہم خدا کے فضل سے آسمان کو اٹھانے کے قابل ہو جائینگے۔ اسلئے ہمیشہ غور کرنا چاہیئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں۔ وہ لوگ بڑی غفلت میں ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ذرا آرام کرلیں۔ کیونکہ یہاں مومن کے لئے آرام کرنے کی جگہ نہیں۔ درحقیقت روحانی کامیابی کی مثال چکنی جگہ کی ہے۔ کہ اگر ٹھہرا تو نیچے کو گیا۔ جن لوگوں کو پہاڑ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ بعض پہاڑی راستوں پر پتے گر گر کر چکنے ہو جاتے ہیں۔ ان پر اگر آدمی تیزی سے سیدھا آگے چلتا چلا جائے۔ تو چل سکیگا۔ ورنہ پھسلنے لگیگا پس روحانی حالت بھی ایسی ہے۔ کہ جب تک چلتا جائے محفوظ ہے۔ اور اگر یہ خیال کریگا۔ کہ ذرا سستا لوں۔ تو سمجھو۔ گر گیا۔ یہ وہ راستہ ہے۔ کہ اس میں کوئی پڑاؤ نہیں۔ اس کا پڑاؤ وہی ہے۔ جو منزل مقصود ہے۔

مالی قربانی میں سستی نہ ہو

ہماری جماعت کی یہ حالت مالی قربانی میں نظر آتی ہے اور مالی قربانی ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو نظر آتی ہے۔ کیونکہ اسکے رجسٹر رکھے ہوئے ہیں۔ اور تو کوئی چیز نہیں جس کے رجسٹر ہوں۔ اسی سال میں نے دیکھا۔ کہ بعض وہ اضلاع جن کا روپیہ سلسلہ کے کاموں میں زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ ان میں اس دفعہ مسجد لنڈن کے چندے کے بعد کچھ سستی ہو گئی ہے۔ قادیان والے بھی سستی کرتے ہیں۔ جن جوش سے چندے لکھوائے تھے۔ ان میں بعض رقمیں ادا نہیں ہوئیں۔ پس سب سے پہلے آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جو روحانی سفر میں ٹھہرتا ہے۔ وہ جان کھوتا ہے۔ اس کے بعد باہر کی جماعتوں کو اسی خطبہ کے ذریعہ مخاطب کرتا ہوں۔ کہ وہ سستی کو چھوڑ دیں

بعض بڑی بڑی جماعتیں۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ سرگودہ۔ شاہ پور۔ حیدرآباد دکن۔ گورداسپور۔ ان میں سے بعض جماعتیں تو وہ ہیں۔ جو نئی آبادی کے باعث زیادہ مالی قربانی کر سکتی ہیں۔ بعض علاقوں میں جماعت کی کثرت ہے۔ اور بعض میں جماعت کے آدمی آسودہ ہیں۔ مثلاً حیدرآباد پس میں سب سے پہلے قادیان والوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ اور پھر باہر والوں کو اسی خطبہ کے ذریعہ جو اخبار کے ذریعہ اُن تک پہنچ جائیگا۔ کہ یہاں ٹھہرنا اور سستی کرنا بہت خطرے کا مقام ہے۔ جو ٹھہر گیا وہ نیچے کی طرف جائیگی۔ پہاڑ پر سے گرے تو تحت الثریٰ میں گرنے کے سوا ٹھہرنا مشکل ہے۔ پس یہ خطرہ کا مقام ہے۔

اللہ تعالےٰ آپ کو اس کے سمجھنے کی توفیق دے۔ اور ہمارا قدم ٹھہرا ہوا قدم نہ ہو۔ بلکہ آگے کی طرف بڑھنے والا قدم ہو ٭

موجودہ مجموعہ وید کے ناقص ہونے کے متعلق

فخر قوم ہنود مہاراج تلک کی رائے

قبل ازیں الفضل مورخہ ۲۱ جون ۱۹۲۰ء میں آریوں کے مشہور و معروف لیڈر لالہ لاجپت رائے صاحب کا عقیدہ ویدوں کے ایشوری گیان یعنی الہامی اور پرچار (تبلیغ) کے قابل نہ ہونے کے بارہ میں ہمارے لائق و فائق نومسلم احمدی بھائی محمد احمد ساگر چند صاحب بیرسٹر و مبلغ اسلام کے قلم سے شایع ہو چکا ہے اسی مضمون میں برادر موصوف نے مہاراج تلک صاحب کی ملاقات کا بھی جبکہ یہ دونوں صاحبان انگلستان سے اپنے وطن مالوف ہندوستان کو ایک ہی جہاز میں سوار ہو کر گذشتہ نومبر ۱۹۱۹ء میں واپس آئے تھے۔ ذکر کیا ہے۔ اور یہ کہ اثنائے ملاقات میں مہاراج صاحب سے حسب عقیدہ آریان جب ویدوں کے الہامی اور جامع علوم و فنون ہونے کی بابت پوچھا گیا۔ تو انہوں نے صاف انکار فرما دیا۔

برادر موصوف کے اس مضمون صداقت مشحون کو پڑھکر خاکسار کو مہاراج تلک صاحب کی انگریزی تصنیف لطیف کا خیال آیا۔ مشہور ہے۔ کہ یہ کتاب انہوں نے خلوۃ کدہ زندان میں لکھی تھی۔ سات آٹھ سال پہلے کلکتہ کے سفر میں ایک لاہوری آریہ پنڈت دوست کے ذریعہ اس کتاب کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اور وہ تین حوالے بیاض خادمی میں درج کر لئے تھے لیکن ابتک ان کے اعلان کی نوبت نہ آئی تھی۔ برادر موصوف کے مضمون کو پڑھکر ان کے شایع کرنے کی تحریک دل میں پیدا ہو گئی۔ اور اب اُردو زبان میں ان کا ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ مخالف و موافق کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

اقتباسات از کتاب "آرکٹک ہوم ان دی ویداز" (شمالی وطن بموجب وید) از تصنیف تلک۔

(۱) قدامت وید کے بارہ میں مذہبی اور تاریخی نقطہ نظر سے تحریر فرمایا ہے۔

ا۔ اہل مذہب کی رائے۔

(۱) وید ازلی ابدی ہیں۔ اور انسان کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔

(۲) (گذشتہ) کلپ (میعاد معینہ عالم) کے ختم ہو جانے پر

وہ طوفان سے برباد ہو گئے۔

(۳) موجودہ کلپ کے آغاز میں رشیوں نے تپ (ریاضت شاقہ) کر کے از سر نو بجنسہٖ تمام وید نہیں۔ بلکہ ان کا لب لباب بہم پہنچا لیا۔ جو خدا کے فضل سے انکی یاد میں باقی رہے۔

(ب) مورخین کی رائے:۔

(۱) ویدک یا آریہ دہرم کی قدامت برف کا دفینہ ثابت کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کا اصلی آغاز علم طبقات الارض میں مخفی ہے۔

(۲) آریوں کا مذہب اور تہذیب گذشتہ طوفان برف میں برباد ہو گئی جس نے انکے شمالی وطن پر حملہ کیا تھا۔

(۳) برفانی طوفان کے ایام مابعد میں ویدک بھجن شعرا گایا کرتے تھے۔ جنھوں نے اس علم یا مضامین کو اپنے قدیم بزرگوں سے غیر منقطع روایات کے ذریعے (سینہ بہ سینہ) ورثہ میں پایا تھا۔ دیکھو کتاب مذکور صفحہ ۴۵۷

ج۔ اپنی رائے:۔

"جو کچھ ہم کہہ سکتے ہیں سو وہ یہ ہے کہ ویدوں کا آغاز علم طبقات الارض کی قدامت میں سربستہ ہے۔ یا یوں کہو کہ ویدک دہرم ایسا ہی قدیم ہے۔ جیسے آریوں کی زبان یا خود آریہ نسل (انسان) صفحہ ۵۸ ۴

(۲) اصل وید تلف ہو گئے ہیں:۔

یہ امر مسلم ہے۔ کہ گذشتہ کلپ کے آخر میں اس طوفان یا پرلے سے جس سے تمام دنیا کا ناش ہو جاتا ہے۔ دوسری چیزوں کے ساتھ وید بھی برباد ہو گئے۔ صفحہ ۴۳۸

(۳) موجودہ مجموعہ وید اصل ویدوں کا نہایت قلیل بقیہ ہے:۔

"لیکن پھر بھی اس مشکل کام کا اندازہ اس امر سے بوجہ احسن ہو سکتا ہے کہ ان اصل بھجنوں اور ترانوں کا بیشترین حصہ جو اس وقت مدون تہا۔ ضائع ہو گیا۔ اور اگرچہ وید اچھی طرح محفوظ تھے۔ پھر بھی جو کچھ اس وقت ہمارے ہاتھ میں رہ گیا ہے۔ اس اصل لٹریچر کا محض ایک قلیل حصہ ہے۔ جو یقینی وجوہات کی بنا پر کبھی موجود تہا۔ یہ امر تعجب خیز معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتابیں اسقدر صدیاں گذر جانے کے بعد بھی روایات وابستہ کے ساتھ ایک اصلی شمالی وطن کا سراغ بتلاتی ہیں" صفحہ ۴۴۳

خاکسار خادم حسین احمدی بھیروی۔

مسیح یسوع کی قبر اور شفاخانہ

ایک مسیحی مناد صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ "مسیح کی قبر کوئی کشادہ کوٹھڑی نہ تھی۔ کہ جس میں مسیح کی مرہم پٹی کے لئے ادویات موجود تھیں۔ جو فوراً کام میں لائی گئیں۔ اس قبر میں ادویات کا نام و نشان نہ تھا۔ وہ قبر تھی نہ کہ کوئی بڑا شفاخانہ۔ لہذا آپکے (احمدیہ جماعت) کے الہامات کا کیا ثبوت" یہ اعتراض دراصل رسالہ ضرب عیسوی سے لیا گیا ہے۔ اسکے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ مسیح کی قبر ایک کشادہ کوٹھڑی ہی تھی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ریورنڈ ٹی۔ جے اسکاٹ صاحب ایم۔ اے ڈی۔ ڈی اپنی کتاب تفسیر متی میں فرماتے ہیں "وہ جو چٹان میں کھودی تھی۔ متی ۲۷ ۶۰ اس کی صورت یعنی قبر کی اس طرح پر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ گویا ایک کمرہ آڑا اڑا (کھڑا نہیں) چٹان میں کھودا گیا تھا۔ اس کمرے میں ایک دروازے سے داخل ہوتے تھے۔ اسکے اندر کئی کوٹھڑیاں چھوٹی چھوٹی سی یعنی کئی طاق لاشوں کے واسطے بنے تھے۔ یعنی اس طرح پر سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس بڑے کمرے کے اندر کئی چھوٹے چھوٹے کمرے بنے تھے۔"

لیجئے صاحب! پادری ٹی جی اسکاٹ ایم اے ڈی ڈی نے تصفیہ فرمالیں۔ مسیح کی قبر ہوادار کشادہ کمرہ تھا۔ اس میں نہ صرف ایک کوٹھڑی۔ بلکہ کوٹھڑیاں تھیں ایک ساتھ ملحق تھیں۔ اسکے علاوہ اور بھی سنئے:۔

تفسیر انجیل مرقس زیر آیت ۱۶ ۵ ریورنڈ موصوف فرماتے ہیں:۔

"قبر میں جا کر ایک جوان کو دہنی طرف بیٹھے دیکھا۔ پرانے زمانے میں یہودیوں کی قبریں اکثر پہاڑ کی چٹانوں میں کھدی ہوتی تھیں۔ اور ان میں اکثر دو یا زیادہ کوٹھڑیاں ہوتی تھیں۔ سامنے دروازے میں جا کر پہلے ایک بڑے کئی فٹ مربعہ کمرے میں جانا ہوتا تھا۔ اسکے بعد ایک چھوٹا دروازہ ہوتا تہا جس سے ہو کر دوسرے کمرہ کی راہ ہوتی تھی۔ یہ خاص قبر یعنے وہ جگہ جہاں لاش رکھی جاتی تہی۔ لاش کیواسطے یا تو خانے دیوار کے عرض میں چھ یا سات فٹ لمبے تھے ہوتے تھے۔ یا دیوار کے طول میں لاش کے برابر ہوتے تھے۔ جہاں لاش نظر آتی تھی یہ اغلب ہے۔ کہ وہ قبر جس میں ہمارے خداوند کا بدن رکھا گیا تھا۔ دیوار کے طول میں تھی۔ کیونکہ مریم مگدلینی نے دو فرشتے اسجگہ جہاں یسوع کی لاش رکھی تھی۔ ایک سرہانے دوسرا پائنتی کھڑے دیکھا تھا۔ (یوحنا ۲۰ ۱۲) بس ہم یہ سمجھیں کہ ان عورتوں نے پہلے کمرے میں جا کے اس جوان آدمی کو دہنے ہاتھ پر نزدیک یا قبر کے اندر دیکھا ہو۔ جسوقت اس نے انہیں کہا کہ "دیکھو یہ جگہ جس میں انہوں نے اسے رکھا تہا" یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ آیا وہ سب اندر گئی ہوں یا نہیں۔ مگر اغلب ہے۔ کہ مریم سلومی اور یوانا پہلے بڑے کمرے میں گئیں اور یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ آیا ان میں سے کوئی فرشتے کے کہنے کے بموجب قبر میں اسجگہ جہاں مقدس لاش رکھی گئی تہی گئے ہوں"۔

مذکورہ بالا حوالجات سے صاف معلوم ہو گیا کہ مسیح کی قبر نہ صرف کوٹھڑی تھی۔ بلکہ ایک کھلا ہوادار کمرہ تھا۔ اب معترض ایک پادری ایم اے ڈاکٹر آف ڈیوینٹی سے خود فیصلہ کر لیں جو معترض سے مسیحیت کی سچائی کے بہت زیادہ مدعی ہیں۔ اب یہ سوال باقی رہگیا۔ کہ وہ کمرہ "یا قبر مسیح شفاخانہ نہ تہا۔ بلکہ قبر تہی"۔

قبر کے لفظ کا اصلی مفہوم تو ہم اوپر دکھلا چکے۔ پس اب ہم اس سوال کے جواب میں کہتے ہیں۔ کہ کیا شفاخانہ میں خودبخود ادویات عدم سے ہست ہو جایا کرتی ہیں۔ یا کہ انسانی ہستیاں ادویات کو کمرہ میں لاکر رکھتیں۔ اور پھر عرف عام میں اسے شفاخانہ کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ شفاخانہ اسی جگہ یا مکان کو کہا جاتا ہے۔ جہاں کہ ادویات ہوں۔ اور وہ ادویات امراض کے معالجہ میں استعمال کی جاویں۔ لہذا اب ہم بڑے زور سے یہ کہتے ہیں کہ یوسف ارمتیاہ نے بقول ریورنڈ اسکاٹ صاحب موصوف "مسیح کو بہت نفیس عمدہ قبر میں رکھا" تفسیر متی ۲۷ ۶۰ یہ قبر ایک کشادہ کمرہ تھا۔ اس میں مسیح بیمار جو زخمی اور ضعیف و کمزور تھے۔ لائے گئے۔ ان کے معالجہ کے لئے ادویات لائی گئی ہیں۔ جو کہ ریورنڈ ٹی جے اسکاٹ صاحب ایم اے۔ ڈی ڈی اپنی کتاب تفسیر مرقس میں زیر آیت مرقس ۱۶ ۱ لکھتے ہیں۔ "خوشبوئیاں مول لیں تا کہ آکر اسے ملیں۔ خوشبوئیں یعنی جن میں مُر اور سڑنے سے باز رکھنے والی چیزیں تھیں۔ یہ خوشبوئیں جمعہ کی شام کو

ء ممکن یہ قصد اغلب خاتمہ یقین کا دیتا ہو۔

تیار ہوئی تھیں۔ مرقس اسکے بعد کہتا ہے کہ نیقودیمس متبرک لاش کو بہت سی خوشبوؤں سے جو تخمیناً پچاس سیر تھیں۔ کتان کے کپڑے میں جو مسیح کے لپیٹا ہوا تھا۔ بسایا۔ اس کثرت سے خوشبوئیاں ہمارے خداوند کی لاش پر کیوں لگائی گئیں۔ قدیم مصریوں نے یہ دستور اس خیال سے اختیار کیا تھا کہ جسم سڑنے اور گھلنے سے قیامت کے دن تک محفوظ رہے۔ شاید یسوع کے دوستوں نے ایسے خیال سے بہت سی خوشبوئیاں ڈالیں۔ مگر اس کی لاش جی اٹھنے تک کچھ نہ سڑنے پائے۔ شاید جیسے کہ مریم نے نادانستگی سے محبت کے مارے اسکے جسم پر اس کے دفن کے لئے اسی طرح اسکے شاگردوں نے کسیقدر نادانستگی سے اسکے جی اٹھنے کے لئے خوشبوئیاں ڈالیں۔ یہ بات قرین قیاس نہیں کہ ان کے دل میں سے یہ خیال بالکل جاتا رہا ہو کہ وہ پھر جی اٹھیگا۔ پس کیا بعید ہے۔ کہ اسی غرض سے انہوں نے بہت سی خوشبوئیاں ڈالیں۔

دیکھئے صاحب! ادویات موجود ہیں نہ صرف موجود ہیں بلکہ استعمال کرائی گئی ہیں۔ اب صرف تشخیص مرض میں ہمارا اور آپکے پادری صاحب کا تنازع ہے۔ پادری صاحب مرض موت بتلاتے ہیں اور ادویات کا اسلئے استعمال کراتے ہیں کہ وہ یعنی مسیح پھر جی اٹھے یہ پادری صاحب کا عقیدۃً خیال ہے۔ لیکن یہ خیال صحیح برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جب بموجب عقیدہ ریورنڈ اسکاٹ صاحب حواری اور دیگر پیروان مسیح اسے خدا جانتے تھے اور اس پر یقین رکھتے تھے کہ وہ جی اٹھیگا تو کیا ہم یہ سمجھیں کہ خدا جو مر گیا تھا اور جسنے پھر یقیناً جینا تھا اگر یہ ادویات اس پر بطور مالش استعمال نہ کی جاتیں تو وہ زندہ نہ ہوتا۔ پس صاف ثابت ہوا کہ حواریین مسیح اسے یعنی مسیح یسوع کو صرف ایک راستباز نبی تسلیم کرتے تھے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ صلیب پر چونکہ تھوڑا وقت آپ لٹکائے گئے تھے۔ اور آپ کی ٹانگیں توڑی گئی تھیں جسطرح پر کہ چوروں کی ٹانگیں جو آپکے ساتھ ہی صلیب پر چڑھائے گئے اور ساتھ ہی اتارے گئے اور زندہ تھے۔ توڑی گئی تھیں۔ اور اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ مسیح حالت غش میں تھے جسے عام پولیس کے سپاہی نہ سمجھ سکے۔ دوستوں نے جب آپکو مہین سوتی چادر پہنائی اور کچھ وقفہ بھی گذر چکا تو مسیح کے آثار زندگی ان پر بھی ہویدا ہو گئے۔ پس وہ انسانی معالجہ کو کام میں لائے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیح موت سے بچ گئے۔ ورنہ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ خدا پر ادویات کی مالش کیا معنی رکھتی ہے۔

عبد الخالق نومسلم - قادیان

مسٹر ظفر علی کا ترانہ اور شہاب کا تازیانہ

جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ اسلام نے امریکہ میں اسلامی خصوصیات پر ایک چار صفحہ کا ٹریکٹ شایع کیا ہے جسمیں خدا تعالےٰ کے زندہ خدا ہونے کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

As God used to speak to his people in the old days so does He even now, one of the living examples being in the holy person of "Mahmud" – the blessed successor to the promised Messiah and the God-sent leader of the Islam in the Ahmadiya Movement.

اس فقرہ کے معنے بموجب قواعد زبان یہ ہیں کہ "جیسا کہ خدا تعالیٰ قدیم زمانوں میں اپنے بندوں سے کلام کیا کرتا تھا وہ اب بھی کرتا ہے اسکی زندہ مثال حضرت محمود کے وجود میں ہے۔ جو کہ مسیح موعود کے مبارک خلیفہ اور خدا کی مقرر کردہ جماعت احمدیہ کے امام ہیں"۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ ہر احمدی آپکو آیۃ استخلاف کے مستحق خلیفہ کے تحت خدا ہی کا مقرر کردہ امام اور خلیفہ سمجھتا ہے نہ کہ نبی اور رسول لیکن مسٹر ظفر علی نے اپنی شرارت اور خوئے بد سے مجبور ہو کر یہ ترجمہ کیا ہے کہ "فقط آپ ہی اس برگزیدہ امت کے مرسل من اللہ سردار ہیں" اور یہ ترجمہ کر کے ۲۲ جولائی کے زمیندار میں بعنوان "مسٹر مرزا محمود کا دعویٰ پیغمبری" ایک مضمون لکھا ہے جسکے ساتھ ہی محض اوہام کے پیچھے چلتے ہوئے حسب عادت ایک ناپاک نظم بھی شایع کی ہے جسکے جواب میں مندرجہ ذیل اشعار حاضر ہیں:۔

تاریکیوں کی قید سے کوئی بری نہ ہو
جب تک خدا کے نور کی جلوہ گری نہ ہو

مسٹر ظفر علی کے جو بدلے ہوئے ہیں طور
بدی کی روح اس کے جسد میں بھری نہ ہو

جب اس کی بدلگامیاں حد سے گذر گئیں
میں نے کہا کہ شوخ! تو ایسا جری نہ ہو

حد ہو گئی بس اپنی زباں کو سنبھال لے
یہ بدلگام تیرے ہی حق میں چھری نہ ہو

تہذیب یہ کہاں کی ہے بتلا مجھے ذرا
وہ کون ہے کہ جس سے تری دل لگی نہ ہو

ہر رہگذر کو گالیاں دیتا ہے کس لئے
کچھ گھڑے کی مغز کو تیرے چڑھی نہ ہو

جو جو تری نظر پہ چڑھا پھر نہ بچ سکا
گالی کی توپ داغ دی گر گندگی نہ ہو

محمود ذی حشم کو تو دیتا ہے گالیاں
یہ آگ ہے کہ جس سے کبھی مخلصی نہ ہو

محمود نے کہاں ہے کہا ہوں نبی وقت
تیرے دماغ نے یہ شرارت گھڑی نہ ہو

کہتا ہے تو خدا کو کہ وہ بولتا نہیں
اچھا خدا ہے وہ عجل سامری نہ ہو

افسانہ گوئے عہد کہن نیست دین ما
وہ دین کیا کہ جس میں خدا کا نبی نہ ہو

اس عہد کا نبی ہے مسیح محمدی
وہ مانتا ہے اسکو کہ جسمیں بدی نہ ہو

کعبہ تری نظر میں گھٹا سومنات سے
ڈر ہے کہ تیرا پیشہ کہیں بت گری نہ ہو

پگڑی ہر ایک شخص کی کیوں ہے اچھالتا
پاداش اس عمل کی کہیں ہتکڑی نہ ہو

پھر مخلصی کے واسطے انگریز کے حضور
تیری جبین کبر زمیں پر جھکی نہ ہو

اڑ ادیاں ملیں نہ سر پر غرور کو
جب تک کسی کے پاؤں پہ ٹوپی گری نہ ہو

اللہ سے ڈرو۔ نہ کرو یہ شرارتیں
وہ کام کیجئے کہ کسی کی بدی نہ ہو

تن کر دیا جواب شرارت مآب نے
عزت مری کہاں جو کسی سے لگی نہ ہو

عزت مری بڑھے گی بنونگا شہید قوم
یہ چھوڑ دوں تو قوم کی کیسہ بری نہ ہو

دیتا ہوں گالیاں جو "مسیحا" کے پور کو
اس سے ہے یہ غرض کہ بدی میں کمی نہ ہو

پہلے مکذبین کا میں جانشین ہوں
میری سزا ہے وہ جو کسی کو ملی نہ ہو

اسکا جواب سن کے کہا میں نے با ادب
پھر خدا کریگا ابھی تجھ کو پاش پاش

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹/۸

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ سرمہ ممیرا اور حضرت خلیفۃ اول کا بتایا ہوا

سُرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت سے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کر لیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اُٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للّٰہ علےٰ ذالک۔

میں اس سُرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سُرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول ۱۲/ فی تولہ۔ اصلی ممیرا عـ۸ـہ فی تولہ۔ یہ ممیرا جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید مجرب اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے "مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم وریاح ودافع بواسیر۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ۔ مثانہ سلس البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عـہ/ فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

اللہ ہی شافی ہے ۱/۴

مندرجہ ذیل ادویہ مجرب اور بہت ہی مفید ہیں

کشتۂ فولاد قسم اعلےٰ۔ اس سے مندرجہ ذیل امراض دفع ہو جاتے ہیں۔ کمی خون۔ بھس۔ رنگ کا زرد پن۔ جگر اور طحال اور معدہ کی خرابی۔ پھر رنگت بدن حالت صحت پر آ جاتی ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ دماغی کمزوری اور دماغی محنت والوں کے لئے بفضل خدا بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عـہ/

کشتۂ فولاد قسم ادنیٰ۔ اس کے بھی وہی فوائد ہیں۔ مگر پہلا قوی تر ہے۔ قیمت فی تولہ عـ/

کشتۂ خبیث الحدید۔ جسکو منور کھی بھی کہتے ہیں۔ اسکے بھی وہی فوائد ہیں۔ جو فولاد کے ہیں۔ نیز اس کی معجون بھی بنتی ہے۔ قیمت فی تولہ عـہ۔

سفوف برائے سنگرہنی۔ اس سے تین چار سال تک کی دستوں کی بیماری چند روز میں دفع ہو جاتی ہے۔ اور معدہ قوت ور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/

حب قبض کشاء۔ ان گولیوں سے چند روز کے استعمال سے قبض دائمی ہمیشہ کے لئے دفع ہو جاتی ہے۔ قیمت فی درجن ۶/

حب دافع نفث الدم۔ یہ گولیاں اندر سے خون آنے کو بفضل خدا بہت جلدی بند کرتی ہیں۔ قیمت فی گولی ۲/

حب دافع طحال۔ ان گولیوں سے بڑھی ہوئی تلی اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ قیمت فی درجن ۶/

حب برائے درد ریح۔ ان گولیوں سے جسم کے کسی حصہ میں درد ہوتی ہو۔ جس کو عام لوگ درد ریح کہتے ہیں اور ڈاکٹر درد اعصاب کہتے ہیں۔ اور گٹھیا کو بفضل خدا چند روز میں آرام آ جاتا ہے۔ قیمت فی درجن ۶/

ہمارے پاس اور بھی مفید نسخے مجربہ و مجوزہ جناب

مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام

تیار ہیں۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

پتہ

مولوی نظام الدین مُبلغ - قادیان - گورداسپور

چار ثنائی تحفے ۵/۱۲

مندرجہ ذیل چار تحفے دشمن سلسلہ احمدیہ مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کے لئے بڑی لاگت اور محنت سے تیار کئے ہوئے ہیں۔ ان تحفوں کو ہر ایک احمدی کو جو لکھا پڑھا ہو۔ اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ اب یہ تحفے قریب الختم ہیں۔ دوبارہ ان کا ایسے گرانی کے زمانہ میں طبع ہونا محال ہے شائقین جلد طلب کریں۔ ورنہ پھر دستیاب نہ ہونگے۔

چودھویں صدی کا یہودی ۱/۱۲۔ ثنائی فرار مباہلہ سے انکار

فیصلہ الٰہی ۲/۳۔ ثنائی روسیاہی۔ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۵/۱

کل عـ۹ـہ معہ محصولڈاک ہیں یہ لاجواب بیبہا تحفے ملتے ہیں۔ بعد ملاحظہ ناپسندیدگی پر بشرط خراب نہ ہونیکے ہم واپس لے لینگے محصولڈاک ہر دو جانب آپکے ذمہ ہوگا۔

پتہ :- **منیجر فاروق ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

کشمیری مال منگوانے کا سہل طریق ۲/۶

میں اپنے احمدی بھائی و دیگر خواہشمند لوگوں کو مطلع کرتا ہے۔ کہ وہ کشمیری مال ہر قسم میری معرفت منگا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ بہت کم کمیشن پر مال روانہ کیا جاویگا دس فیصدی روپیہ ہمراہ آرڈر آنا ضروری ہے۔

محمد اسمٰعیل احمدی جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ زینہ کدل سرینگر

کتاب الاثمار ۲/۳

اس کتاب میں خراب زمین کو عمدہ اور زرخیز بنانے باغ لگانے ہر قسم کے پودوں سے خوش ذائقہ پھل حاصل کرنے پیداوار بڑھانے آبپاشی نلائی کی ترکیبیں۔ عمدہ کھادوں کے نسخے اور بیماریوں کے دفعیہ کا علاج وغیرہ بڑی اچھی طرح سے درج ہے۔ اگر آپ پھلدار پودے خود تیار کرنا چاہیں تو اس کتاب سے آپکو قلم چشمہ اور پیوند وغیرہ کی آسان ترکیبیں ملینگی۔ غرضکہ کتاب الاثمار باغبانی کی عمدہ رہبر ہے قیمت ۱۲/ ار

ملنے کا پتہ :- حمیدیہ بک ایجنسی بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

قابل فروخت زمین :- محلہ دار الفضل میں برلب سڑک ایک کنال زمین قابل فروخت ہے۔ قیمت کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ رحیم بخش ایم اے - قادیان

زمیندار کی ضمانت

آخر زمیندار کی فتنہ پرداز اور شرر انگیز تحریریں رنگ لے آئیں۔ اور گورنمنٹ پنجاب کو اس سے دو ہزار کی ضمانت لینا پڑی۔ جس کی وجہ سے فی الحال زمیندار بند ہو گیا۔ چند ہی دن ہوئے۔ مسٹر ظفر علی نے اپنا رونا روتے ہوئے جہاں سر اڈوائر سابق لفٹنٹ گورنر کے متعلق سخت ناشائستہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ وہاں سر ایڈورڈ میکلیگن موجودہ لفٹنٹ گورنر کی خاص طور پر تعریف بھی کی تھی۔ اب دیکھئے۔ اسیر وہ قائم رہتے ہیں یا اپنے خاص لقب "گرگٹ" کے تقاضا سے مجبور ہو کر کوئی رنگ بدلتے ہیں +

سنا گیا ہے۔ کہ زر ضمانت کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی ہے۔ اور دو ہزار کی رقم جلدی جمع ہو جائیگی لیکن مسٹر ظفر علی کو اپنے مشن کا جو انجام نظر آ رہا ہے۔ وہ انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

"اگر آج دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ تو دس دن کے بعد وہ ضبط کر لی جائیگی۔ اور دس ہزار کی جدید ضمانت داخل کرنیکا مطالبہ کیا جائیگا۔ پھر اس سے دو تین دن بعد دس ہزار کی ضمانت بھی ضبط ہوگی پریس ضبط ہو گا۔ اور اس کے بعد خدا جانے کیا کیا ہو گا" (زمیندار کا اطلاعی پرزہ مورخہ ۲۴ر جولائی)

اسمیں شک نہیں۔ اگر مسٹر ظفر علی نے اپنی روش کو نہ بدلا تو انہیں یہ سب مراحل طے کرنے پڑینگے۔ جیسا کہ وہ پہلے ایک دفعہ کر چکے ہیں۔ لیکن ہم از راہ ہمدردی انہیں مشورہ دینگے کہ وہ اس تباہ کن طرز عمل سے باز آجائیں۔ تاکہ نہ انہیں خود "آفات ناگہانی" کا شکار ہونا پڑے۔ اور نہ غریبوں کا روپیہ ان کی جیبوں سے نکل کر گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع ہو +

ضرورت

(۱) ایک ایسے شخص کی جو اردو شارٹ ہینڈ جانتا ہو۔ اور حضرت اقدس کی تقاریر کو پوری طرح قلمبند کر سکے۔ تنخواہ معقول دیجائیگی۔

(۲) ایک انگریزی خواں کلرک کی۔ تنخواہ معقول دیجائیگی۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

ممالک غیر کی خبریں

اندرون ٹرکی میں پولیٹیکل حالات سخت مخدوش ہیں

قسطنطنیہ۔ ۲۱ر جولائی ٹرکی کے پولیٹیکل حالات ابھی تک تاریک ہیں۔ مگر عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ وزارت عہدنامہ صلح پر دستخط کر دیگی +

ہندوستانی فوج کا باسفورس کے کناروں پر قبضہ

ہندوستانی اور برطانوی سپاہیوں نے باسفورس کے کنارے اور دیہاتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں سے ۶۰ قیدی اور بہت سا سامان حرب گرفتار کیا +

ترکی شاہی خاندان کا بہتیہ قبول شرائط

قسطنطنیہ۔ ۲۳ر جولائی شاہی خاندان کے بہت سے ممبروں نے جنمیں بیگمات بھی شامل تھیں۔ ایک کونسل منعقد کی۔ اور اسمیں متفقہ طور پر عہدنامہ صلح پر دستخط کرنیکی صلاح دی۔ اس فیصلہ میں سلطان نے ایک طویل تقریر کی۔ جسمیں اسنے ترکی کی ناامید حالت اور دس سالہ جنگ کی تکلیفات کا ذکر کیا۔

وزارت ترکی کا استعفیٰ واپس

ترکی وزارت نے جو استعفیٰ پیش کیا تھا۔ اب خبر ہے کہ اسنے واپس لے لیا ہے +

ایڈریانوپل خطرے میں

یونانی افواج ادستو اور ارگلی پر جہازوں سے اتریں۔ ترکوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ یونانی بڑھ رہے ہیں اور ایڈریانوپل پشت کی جانب خطرے میں ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ترک ایڈریانوپل میں مزاحم نہیں ہونگے۔ بلکہ قرکلیسی کے گرد و نواح میں انکی مقابلہ کرینگے۔ کیونکہ وہاں بلغاریوں سے امداد کی بھی توقع ہے۔ علاقہ تھریس میں تقریباً پندرہ ہزار ترکوں کی فوج موجود ہے +

تھریس پر یونانی قبضہ

سالونیکا ایک نامہ نگار خبر کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ یونانی افواج تھریس پیش قدمی کر رہی ہیں تاکہ مشرقی تھریس پر قبضہ کیا جائے۔

عراق عرب میں بغاوت

دار العوام میں مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ ۲۰ر جولائی کو بعد دوپہر ایک امدادی دستہ رومیثیا میں پہنچ گیا تھا۔ انگریزی محصورین کے متعلق جو اندیشہ تھا۔ وہ اس طرح رفع ہو گیا۔

عراق عرب کی مشکلات عارضی ہیں

لنڈن۔ ۲۲ر جولائی ہوس آف کامنز میں جواب دیتے ہوئے مسٹر لیبرٹ کو مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ عراق عرب میں ہماری موجودہ مشکلات عارضی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم ان پر غالب آجائینگے۔ گورنمنٹ کوئی وجہ نہیں دیکھتی کہ وہ عراق عرب کی حکمبرداری چھوڑ دے۔ وزیر اعظم نے لارڈ رابرٹ سسل کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ دوبارہ کنگ کے اخراجات ہندوستان نہیں۔ بلکہ برطانیہ عظمیٰ برداشت کریگا۔

شاہ حجاز کا تار

معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ حجاز نے وزیر اعظم برطانیہ کو ایک تار دیا ہے جسمیں فرانسیسی حکمت عملی جو شام میں برتی جارہی ہے۔ اس پر اظہار تاسف کیا ہے۔ اور برطانیہ کی مداخلت کی درخواست کی ہے۔ شاہ حجاز نے یہ بتلایا ہے۔ کہ میں امیر فیصل کے بھائی کو روک نہیں سکتا اور نہ ہی اسے منع کر سکتا ہوں۔ کہ وہ فیصل کو مدد نہ دے +

مسٹر مانٹیگو اور ترک موالات

لنڈن۔ ۲۱ر جولائی۔ سر جانس کس کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے کہا یہ امید کرنیکی وجہ موجود ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی ترک موالات ناکامیاب ہوگی۔ گورنمنٹ ہند موجودہ حالت کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔

استقبال ولیعہد اور مسٹر گاندھی کی غیر وفادارانہ تحریک۔

مسٹر مانٹیگو نے یہ بھی کہا کہ مسٹر گاندھی کی شہزادہ ولی عہد کو بائیکاٹ کرنے کی غیر وفادارانہ تجویز کو پسند نہیں کیا گیا۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ شہزادہ کا استقبال اسی گرمجوشی سے کیا جائیگا۔ جیسا کہ سلطنت کے دیگر اقطاع میں ظہور میں آیا۔

دھوکہ باز ترکی وزیر اعظم

مسلمان اخبار نویس عنوان بالا سے یہ خبر شائع کر رہے ہیں کہ وزیر اعظم وزراء سے عہدنامہ پر دستخط کرانے کے لئے اپنے دھوکے مذراء بدل رہا ہے +

ناشر شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔